ہم نے مجلہ فقہ اسلامی کے شمارہ دسمبر ۲۰۰۴ میں مصری حکومت کے حوالہ سے ایک اطلاع شائع کی تھی کہ وہاں کی پارلیمنٹ اس بل پر غور کر رہی ہے جس میں قیدیوں کو حق خلوت دیئے جانے کا مطالبہ ہے۔ یاد رہے ہم نے لکھا تھا:

"........ قیدیوں کو حق خلوت حاصل ہونا چاہئے یا نہیں مصر میں نئی فقہی بحث چھڑ گئی: اس عنوان کے تحت تفصیلات فقہ اسلامی کے دسمبر ۲۰۰۴ کے شمارہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔........"

سرحد حکومت نے قیدیوں کے لئے حق خلوت کا حکم جاری کر کے بلاشبہ انسانوں کے بنیادی حقوق میں سے ایک حق کی رعایت کی ہے۔ ہم اس اقدام کا نہ صرف خیر مقدم کرتے ہیں بلکہ اس پر صوبہ سرحد کی ایم ایم اے حکومت کو مبارک باد بھی پیش کرتے ہیں۔ دیگر صوبائی حکومتوں کو بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے یہ حکم اپنے اپنے صوبوں کے قیدیوں کے لئے جاری کرنا چاہئے۔

عالم اسلام میں جدیدیت اور روایت کی کشمکش

جدیدیت کا ماخذ مغربی فکر و فلسفہ ہے۔ یہ اصطلاح اس مکتب فکر کی نمائندگی کرتی ہے جو عقل کو امام تصور کرتا ہے اور ہر شئی کو عقل کے معیار پر پرکھنے کا عادی ہے۔ حتی کہ ذات باری کو بھی عقل سے جاننے اور شناخت کرنے کی بات کرتا ہے اس مکتب فکر کے نزدیک ان دیکھے خدا کو عقل اگر تسلیم نہ کرے تو اس کی اطاعت و عبادت کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔ جدیدیت قرآن وسنت کی ایسی تشریح کی قائل ہے جو ہر دور کے طبقۂ مترفین یا socalled اصحاب عقل وشعور کے نزدیک قابل قبول ہو۔ اس طبقہ کا خیال ہے کہ ہر دور کی اپنی ضروریات ہیں اور اپنے تقاضے ہیں لہذا قرآن وسنت کی ایسی تشریح کی جائے جو اس دور کی ضروریات کے مطابق ہو نہ کہ اس دور کی ضروریات وتقاضوں کو قرآن وسنت سے ہم آہنگ کرنے کی بات کی جائے۔ یعنی خود نہ بدلا جائے قرآن سنت کی تاویل کر کے اسے جدید انداز میں پیش کیا جائے اور تاویلات سے خواہ تحریفات ہی کا دروازہ کیوں نہ کھلتا ہوا سے کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔ جدیدیت کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ قرآن وسنت کو ماخذ دین تسلیم کرتے ہوئے کمیونزم، شلزم، مغربی نظام فلاح وغیرہ کی اسلام میں پیوندکاری کی جائے، جیسے ماضی قریب میں سوشلزم کو مساوات محمدی کا نام دیکر اسلام کی

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

جدید صورت پیش کرنے کی مشق کی گئی۔ جبکہ روایت وہ طرز عمل ہے جس کی بنیاد قرآن وسنت' اسوہ رسول اکرم ﷺ اور اجماع امت سے فراہم ہوتی ہے۔ یہ بات تاریخی طور پر ثابت ہے کہ روایت کے امین ہمیشہ اہل علم واصحاب ورع تقوی رہے ہیں نہ کہ منکرین ومقصرین سنت' جبکہ جدیدیت کے پیشوا ہمیشہ ملاحدہ وگمراہ لوگ ہوئے ہیں۔ چھٹی صدی عیسوی سے بارہویں صدی عیسوی تک ائمہ تجدید کی تصویر کچھ اس طرح بنتی ہے کہ ان کا تعلق خوارج' مرجئہ' قدریہ' جہمیہ' معتزلہ' وغیرہ سے جڑا نظر آتا ہے۔ معبد الجہنی' غیلان دمشقی' واصل بن عطا' عمرو بن عبید' جہم بن صفوان' ابوالہذیل علاف' انظام' ابوالحسن' الخیاط' جاحظ' الکندی' عمر خیام' فارابی' ابن سینا' اخوان الصفا' ابن باجہ' ابن طفیل' ابن رشد' اور موجودہ دور کے وسطانیہ مصر جس کے لیڈر آج کل یوسف القرضاوی ہیں یہ سب جدیدیت پسند اسلام کی جدید تشریح کے نام پر شہرت یاب ہوئے ہیں۔ اسلامی روایت سے ہٹ کر اور جدیدیت کا لبادہ اوڑھ کر ماضی میں بھی اسلام کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کی گئی اور آج بھی میڈیا سے ایسے ہی جدیدیت بلکہ اباحیت پسند قسم کے لوگوں کو شارحین قرآن وسنت بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ جو بھی دین میں سنتوں کی کل تعداد فقط کبھی چالیس بتاتے ہیں تو کبھی چھتیس' جن کے نزدیک حضور ﷺ کے معمولات جاہلی عرب معاشرہ کے ایک فرد (محمد بن عبداللہ) کی عادات و خصائل ہیں' نہ کہ اسوۂ پیغمبر' اور ان عادات وخصائل کا دین سے کوئی تعلق نہیں' علماء عصر کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ جدیدیت کے جدید علمبرداروں کو روایت کا راستہ دکھائیں اور ان کے خودساختہ نظریات کا رد کرکے انہیں اسلام کی غلط تشریح وتعبیر سے روکیں۔ علاوہ ازیں میڈیا پر اسلام کی نمائندگی کرنے والے مذہبی مقررین ودانشوران' اسلامی روایت کا خیال کرتے ہوئے ماڈرن بننے کی ایسی ہر کوشش سے گریز کریں جو اسلام کو مسخ کرنے کا سبب بنتی ہو۔ یاد رکھئے کہ اسلام کا اپنا ایک مزاج وکلچر ہے اسلام میں مغربیت کے لئے گنجائشیں تلاش کرنے کی بجائے مغربی تہذیب کو مکمل طور پر کنڈم کرنے کی ضرورت ہے۔ آج مغرب اسلام کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتا اور نہ اسلام کو کوئی رعایت دینے کو تیار ہے وہ اسلامی روایت کو مکمل طور پر مٹانے کے درپے ہے اور اسلامی تہذیب کا کلیتہ خاتمہ چاہتا ہے' اسلامی ممالک کے نصابہائے تعلیم میں تبدیلیوں کا مطالبہ' اسلامی جامعات میں عصری علوم کی تعلیم پر زور اردو اور عربی فارسی رسم الخط کو ختم کرنے اور رومن رسم الخط کے فروغ کی سرپرستی' اسلامی ممالک میں خواتین کے حقوق اور ان کی آزادی کی